انبیاء کی عمروں میں تضعیف و تنصیف اور حیات عیسی بن مریم علیہ السلام ....!!!؟؟؟ حصہ دوم

اک نظر شواہد پر بھی

پہلا شاہد: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا:

امام بزار اور امام ابن عبد البر رحمہ اللہ نے "ابن لهيعة عن جعفر بن ربيعة، عن عبد الله بن عبد الله بن الأسود، عن عروة، عن عائشة" کی سند سے مرفوعاً یہ الفاظ بیان کیے ہیں:

"ما بعث النبي إلا كان له من العمر نصف عمر الذي قبله وقد بلغت نصف عمر الذي قبلي، فبكيت."

(كشف الأستار للهيثمي: ۱/ ۳۹۸، ح: ۸۴۶، التمهيد: ۱۴/ ۱۹۹، ۲۰۰، موسوعة شروح الموطأ: ۲۲/ ۲۶۱، الذرية الطاهرة للدولابي، رقم: ۱۷۸)

مذکورہ سند کا آخری راوی ابن لہیعہ متکلم فیہ ہے، بعض محدثین نے انھیں مختلطین میں بھی شمار کیا ہے اور ان کے اختلاط کے پیشِ نظر ان کے شاگردوں کی تقسیم بندی کی ہے، یعنی جنھوں نے اختلاط سے پہلے سنا ہے ان کی روایت صحیح تسلیم کی جائے گی اور بعد از اختلاط روایت کرنے والوں کی روایت ضعیف ہو گی۔

عروہ رحمہ اللہ کے شاگرد عبد اللہ بن عبد اللہ بن الاسود کا ترجمہ مجھے کسی مطبوعہ کتاب سے نہیں مل سکا ہے, اگر کوئی صاحب اس پر مطلع ہوں تو ہمارے علم میں ضرور اضافہ فرمائیں, فجزاہ اللہ خیرا۔

یعنی یہ شاہد بھی ضعیف ہے۔

دوسرا شاہد: حدیث حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ:

سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ مرفوعاً بیان کرتے ہیں:

((ما بعث الله عز و جل نبياً إلا عاش نصف ما عاش الذي كان قبله))

اس روایت کو امام طحاوی رحمہ اللہ نے شرح مشکل الآثار (۵/ ۲۰۰، ح: ۱۹۳۸) دوسرا نسخہ (۲/ ۳۸۴-۳۸۵)، امام بخاری نے التاریخ الکبیر (۷/ ۲۴۴-۲۴۵، رقم ۱۰۴۲)، امام یعقوب الفارسی نے المشیخۃ میں (بحوالہ المقاصد الحسنة، ص: ۳۶۳ و الشذرۃ لابن طولون: ۲/ ۱۰۲)، امام ابن عدی رحمہ اللہ نے الکامل (۶/ ۲۱۰۲)، حافظ دیلمی رحمہ اللہ نے

مسند الفردوس(۴/ ۳۷۳،ح: ۶۲۱۵) امام ابونعیم رحمہ اللہ نے معرفۃ الصحابۃ(۳/ ۱۱۷۵،ح: ۲۹۸۱) وحلیۃ الاولیاء (۵/ ۶۸) اور حافظ سخاوی رحمہ اللہ نے المقاصد الحسنۃ(۹۴۴) میں بطریق "عبيد بن إسحاق العطار عن كامل بن العلاء أبي العلاء التميمي عن حبيب ابن أبي ثابت عن يحيى بن جعدة عن زيد بن أرقم" بیان کیا ہے۔

اس کی سند میں عبید العطار سخت ضعیف راوی ہے۔

امام بخاری فرماتے ہیں: "عنده مناكير." (التاریخ الکبیر: ۵/ ۴۴۱،الضعفاء الصغیر، رقم: ۲۲۳), امام مسلم فرماتے ہیں: "متروك الحديث" (الکنیٰ: ۱/ ۵۲۸، رقم: ۲۱۰۷), امام نسائی فرماتے ہیں: "متروك الحديث" (الضعفاء والمتروکین، ص: ۱۷۰، رقم: ۴۲۳، دوسرا نسخہ، رقم: ۴۰۲) امام ابن حبان فرماتے ہیں: "ممن يروي عن الأثبات ما لا يشبه حديث الثقات، لا يعجبنى الاحتجاج بما انفرد من الأخبار" (المجروحین: ۲/ ۱۷۶) , امام ابن عدی فرماتے ہیں: "وعامة ما يرويه إما أن يكون منكر الإسناد أو منكر المتن" (الکامل: ۵/ ۱۹۸۷)

اسي طرح حبيب ابن ابي ثابت کثیر التدلیس مدلس راوی ہیں۔طبقات المدلسین لابن حجر(۶۹/ ۳)،اور روایت معنعن ہے۔

تیسرا شاہد: حدیث یزید بن زیاد:

امام ابن سعد رحمہ اللہ نے الطبقات الکبریٰ(۲/ ۱۹۵) اور انھی کی سند سے امام ابن عساکر رحمہ اللہ نے تاریخ دمشق (۴۷/ ۴۸۲) میں "هاشم بن القاسم عن أبي معشر نجيح بن عبد الرحمن عن يزيد بن زياد" کی سند سے مرفوعاً یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

"إنه لم يكن نبي إلا عاش نصف عمر أخيه الذي كان قبله، عاش عيسى بن مريم مائة وخمساً وعشرين سنة وهذه اثنتان وستون سنة ومات في نصف السنة"

اس سند میں ابو معشر نجیح بن عبدالرحمن السندی ضعیف اور مختلط ہے(تقریب التہذیب: ۷۰۹۴، تہذیب الکمال: ۱۹/ ۴۷-۵۲)اور اسکے ساتھ ساتھ سند منقطع بھی ہے کیونکہ اس کی سند میں مذکور یزید مدنی ہیں یا دمشقی،ان کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ثابت نہیں ہے۔مدنی ثقہ ہیں جبکہ دمشقی متروک ہے اور اگر مذکورہ شخص صحابی ہیں تو ابو معشر نجیح بن عبدالرحمن السندی کی ان سے ملاقات نہیں،کیونکہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کے ہاں ابو معشر چھٹے طبقے کا راوی ہے اور یہ بات طے شدہ ہے کہ اس طبقے کے راویوں کی ملاقات کسی بھی صحابی سے ثابت نہیں ہے۔(مقدمۃ التقریب، ص: ۲۸)

اور اگر وہ صحابی نہیں تو یہ روایت منقطع ہے، جو نا قابلِ احتجاج ہے۔

چوتھا شاہد: حدیث حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ:

امام سخاوی رحمہ اللہ نے المقاصد الحسنۃ(ص: ۳۶۳)، حافظ ابن طولون رحمہ اللہ نے الشذرۃ(۲/ ۱۰۳) اور علامہ ابن الدیبع رحمہ اللہ نے تمییز الطیب(ص: ۱۴۳) میں امام ابو نعیم رحمہ اللہ کے حوالے سے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ان الفاظ سے ذکر کی ہے:

((يا فاطمة! إنه لم يعمر نبي إلا نصف عمر الذي قبله))

اس روایت کی سند نامعلوم ہے، لہٰذا یہ روایت ضعیف ہے۔

پانچواں شاہد: حدیث حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا:

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے کسی سند کے بغیر سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی روایت کو ان الفاظ سے بیان کیا ہے:

((إن الله لم يبعث نبياً إلا عمر في أمته شطر ما عمر النبي الماضي قبله وأن عيسى بن مريم كان أربعين سنة في بنى إسرائيل، وهذه لي عشرون سنة وأنا ميت في السنة))

(تفسیر ابن أبي حاتم: ۱۰/ ۳۴۷۲، ح: ۱۹۵۲۱)

امام ابن مردویہ نے بھی سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے۔(الدر المنثور للسیوطي: ۶/ ۴۰۶، ۴۰۷)

یہ روایت بھی بے سند ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

چھٹا شاہد: مرسل یحییٰ بن جعدۃ رحمہ اللہ:

امام ابن شاہین رحمہ اللہ نے فضائل فاطمہ (ح: ۷، ص: ۲۱) اور انھی کی سند سے امام ابن عساکر رحمہ اللہ نے تاریخ دمشق (۴۷/ ۴۸۳) میں یحییٰ بن جعدہ تابعی سے ایک مرفوع روایت ان الفاظ سے بیان کی ہے:

((إن الله لم يبعث نبياً إلا وقد عمر الذي بعده نصف عمره وأن عيسى لبث في بني إسرائيل أربعين سنة وهذه توفي لي عشرين. ولا أراني إلا ميت في مرضي هذا...))

دیکھیے: مسند إسحاق بن راہویہ، مخطوطہ: ۲۴۶/ ب، طبقات ابن سعد ۲/ ۳۰۸، والمطالب العالیۃ لابن حجر، ح: ۳۴۶۱، دوسرا نسخہ، ح: ۳۴۷۲)

یہ روایت مرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ساتواں شاہد: مرسل ابراہیم النخعی رحمہ اللہ:

طبقات ابن سعد میں مروی ہے کہ:

"سفيان الثوري عن الأعمش عن إبراهيم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: يعيش كل نبي نصف عمر الذي قبله وإن عيسىٰ بن مريم مكث في قومه أربعين عاماً."

(۲/ ۳۰۸۔۳۰۹)

یہ روایت سفیان ثوری اور اعمش دونوں کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔یاد رہے کہ مرسل روایت بذات خود ضعیف ہوتی ہے۔

آٹھواں شاہد: اثر ابراہیم النخعی رحمہ اللہ:

امام ابن عساکر رحمہ اللہ نے تاریخ دمشق میں جناب ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے ان کا قول یوں بیان کیا ہے:

"لم يكن نبي إلا عاش مثل نصف عمر صاحبه الذي كان قبله وعاش عيسىٰ في قومه أربعين سنة." (۴۷/ ۴۸۳)

اس اثر میں سلیمان بن مہران الاعمش کثیر التدلیس راوی ہے۔

(معجم المدلسین، ص: ۲۳۳، ۲۴۲، والتدلیس في الحدیث، ص: ۳۰۱۔۳۰۵)

اور اثر معنعن ہے، لہذا ضعیف ہے۔

طبقات ابن سعد میں ہے کہ سیدنا حسن بن علی نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:

"آپ اس رات ستائیس رمضان کو فوت ہوئے ہیں، جس رات عیسیٰ بن مریم (علیہ الصلاۃ والسلام) کی روح بلند کی گئی تھی۔" (۳/ ۳۸، ۳۹)

اس اثر کی سند میں عمرو بن عبداللہ ابو اسحاق السبیعی مشہور بالتدلیس ہے۔(طبقات المدلسین لابن حجر، ص: ۵۸) اور اثر معنعن ہے۔

قارئین کرام! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ اس باب میں تمام روایات اور آثار ضعیف ہیں، ان احادیث میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عمر میں اختلاف بھی ان احادیث کے ضعف پر دلالت کرتا ہے۔مزید برآں صحیحین (صحیح بخاری: ۶۲۸۵ و صحیح مسلم: ۲۴۵۰) میں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی یہ اصل روایت موجود ہے، مگر کسی بھی سند سے یہ الفاظ منقول نہیں ہیں۔

لہذا یہ ثابت ہوا کہ یہ روایت کسی بھی طرح سے پایہ ء ثبوت کو نہیں پہنچتی

مقالہ نگار : محمد رفیق طاہر
تاریخ اشاعت : 2011/05/17
از ویب سائیٹ : دین خالص - الدین الخالص - deenekhalis
ویب لنک : http://www.deenekhalis.net